تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ طلوع اسلام اپنی روشِ کذب و خیانت کو اپنائے رکھنے پر بھی مصر ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کے قارئین کی نگاہوں سے اس کی دروغ گوئی اور خیانت کاری چھپی رہے۔

آخر میں، پھر یہ گزارش ہے کہ اگر واقعی مولوی ازہر عباس صاحب (فاضل درسِ نظامی) 'احقاقِ حق اورابطالِ باطل' کے مقصد میں مخلص اور نیک نیت ہیں، تو اُنہیں ہماری مطلوبہ یقین دہانی کی طلوعِ اسلام میں اشاعت میں تامل نہیں ہونا چاہئے۔ جونہی وہ ایسا کریں گے ہم زیر بحث موضوع پر اپنا مفصل مقالہ ارسالِ خدمت کر دیں گے، جو بیک وقت 'محدث' میں بھی اور طلوعِ اسلام میں بھی شائع ہوگا، اسی طرح جواب اور پھر جواب الجواب بھی دونوں مجلّات میں شائع ہوں گے اور جب یہ بحث چل نکلے گی تو مولوی ازہر عباس کے حالیہ ۹ نکات بھی (دیگر نکات کے ساتھ) زیر بحث آجائیں گے۔

---

⑮ طلوع اسلام، اپریل ۱۹۷۹ء، ص ۶۱

ضروری تصحیح

محدث جلد ۳۸، عدد ۴ (ربیع الاول ۱۴۲۷ھ/اپریل ۲۰۰۶ء) کے ادارتی صفحات میں میرے خطبہ جمعہ کو تحریری شکل میں منتقل کر کے شائع کیا گیا ہے۔ صفحہ ص ۷ کی سطر ۲ میں مذکور الفاظ (غیروں کی تہذیب کی نقالی کے علاوہ) بریکٹ میں آنے چاہئیں، ورنہ مفہوم مقصد کے منافی بن رہا ہے یعنی میرا مقصود مغربی تہذیبی مسائل میں غیروں سے تشبہ میں احتیاط وتحفظ کا رویہ ملحوظ رکھنا ہے، نہ کہ غیروں سے نقالی میں نرمی کی ترغیب۔ بریکٹ ختم کردینے سے مفہوم بالکل اُلٹ ہوگیا ہے۔ لہٰذا قارئین 'غیروں کی تہذیب کی نقالی کے علاوہ' عبارت کو خطوط وحدانی (بریکٹ) میں رکھیں تو مفہوم صحیح رہے گا۔ علاوہ ازیں اس صفحہ کی سطر ۱۷ میں ذکر الفاظِ حدیث میں سھل کے بعد قریب کا لفظ کتابت میں رہ گیا ہے، حالانکہ ترجمہ درست ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ شکریہ (حافظ عبدالرحمن مدنی)

www.KitaboSunnat.com